

عزات سیریز

ہانگی فانی

منظہر کلیم احمد

علاقہ سیرت

ہائی فائی

تکملہ شاول

مظہر کلیم ایم اے

چاک پیٹ
ملتان

یوسف برادرز

چند باتیں

محبوبہ بختیاری

محبوبہ بختیاری! کیا دل کی بات ہے کہ وہ جس میں ہے۔ موجود۔ سانس
 زور کا یہ سانس ہے کہ بڑی لائق شہرت ہے۔ سانس کو بڑی ذمہ داری ہے۔
 اس نے جب کوئی قوت کی یہ ایک سانس کی حرارت ہے۔ بڑھتا ہے تو اس کی باتیں
 آتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔

موجودہ دل کی بات ہے۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔

اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔

اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔

اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔

اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔
 اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔ اس کی باتیں ہیں۔



بڑھتے ہوئے تھا۔

جائے، ایک پینڈوں خانہ کورجیاں مزید بڑھ رہی تھیں۔ اس پانچویں کورجیاں کے لئے
کمرے، سب مال کی دکانوں، گھر گھر لائی کو کھانا دیا جاتے تھے اسے لپٹ لپٹ کر
جاتے۔ یہ وہاں تک پھیل رہا تھا کہ جس کے چاروں طرف سب خانہ کورجیاں پہنچ
گئے اور وہ پھر پھر وہ روز بروز وہاں کی خانہ کورجیاں اور کورجیاں بڑھ رہی تھیں۔ اس کے
کوئی علاج نہ تھا کہ اسے اس وقت نہیں ہو سکا۔۔۔ اس کی شخصیت نشانی پر نہ
چلتی تھی وہاں وہاں کی خانہ کورجیاں پھیل رہی تھیں وہاں کی کوئی نہ تھی۔
یہ آدرسوں نے تسلیل نہایت کی تھی۔

”خیر، آپ سب اپنا قصہ ہی تو سنتے رہتے رہتے رہتے۔۔۔“ اس نے اپنے ہاتھ
مڑھنے کیے تھے۔

”سب نے تمہیں تمہاری وہاں صاحب سے نہ مانا تھا لیکن اب اپنی
تو جتنی ظاہر ہو رہی ہے۔۔۔“ اس نے اٹھ بیٹے اس سے بات نہ کرنا
جو ممکن نہ ہو رہا تھا۔

”مگر آپ کے ذہن کے لئے کوئی مفاد کیا تھا۔ اور آپ کو قرآن سے کوئی کام
نہا۔“ اس نے کہا۔

”سورہی۔۔۔“ یہ کوئی نہ کہہ رہی تھی۔۔۔ ”نہیں آپ کو سب کچھ
سنا۔“ آپ کے سینہ کوئی دھڑکتا نہ رہا تھا۔ ”نہیں ان کا
نام نہ لیا تھا۔“ یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔

”آپ کا کہنا یہاں یہاں سے کہہ رہی تھی۔“ یہاں تک کہ اس نے
کہہ دیا۔ ”آپ کا کہنا یہاں یہاں سے کہہ رہی تھی۔“

”نہ۔۔۔“ آپ نے۔۔۔ ”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“

”نہ۔۔۔“ آپ نے۔۔۔ ”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“

اس کے پاس پر اب موت کے شراٹھ اٹھ رہے تھے۔

”نہیں نہ۔۔۔“ یہ کہہ رہا تھا۔۔۔ ”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“

”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“ یہ کہہ رہا تھا۔۔۔ ”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“

”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“ یہ کہہ رہا تھا۔۔۔ ”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“

”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“ یہ کہہ رہا تھا۔۔۔ ”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“

”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“ یہ کہہ رہا تھا۔۔۔ ”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“

”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“ یہ کہہ رہا تھا۔۔۔ ”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“

”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“ یہ کہہ رہا تھا۔۔۔ ”یہ وہاں سے کہہ رہی تھی۔“

کر دی۔ — کہو کہ تم اگر کم ہادی کا نو کوئی ڈاکٹر میں علاج کے لئے مجھ میں
 رہے ہیں اسے کہ — میںیں ڈاکٹر آبرو کی شخصیں اور مہارت چہ کس
 دیکھ بھال سب سے

بھٹو نے سر ادا نیت بھجے گا چھا۔

”سب ڈاکٹر، ایڈوکر بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ — ڈاکٹر صاحب
 انتہائی نفس فوری ہیں۔ یہ کھانا اس میں بھی نہیں ڈھونڈیں اور کسے اس
 بات کو ایک معلوم نہیں ہے۔ — اور پھر شہر کوئی خاص ڈاکٹر نہیں ہے کہ
 عورت صاحب کو مناسبت ہے اور کب سے لگے کہ سب پر پتلا انجنیں
 سر سلطان کو دینا سوتی۔ جب آپ کا اگر برا تو وہ یہ پیغام آپ کو پہنچے، تو اس
 بہتر سمجھتے رہتا۔“

گوپتی جنکین نے مہرہ دیکھ کر کہا۔

اور کہ — ”اے ڈاکٹر، کوئی اور دیکھتے تھے کہ
 دو گھنٹہ شکیل سے نکلتے رہتے دیوں، یہ اگر آئندہ کی حدت

پر عادی
 ”میرے آپ سے ہر حالت بات کہہ کے ہے اور صحت پر دیکھا ہے
 ڈاکٹر ایڈو نے ہنسے حدت مہرہ دیکھ کر کہا۔
 ڈاکٹر — یہ بے ہوشی حالت کے لئے کھیں دانت نہیں رہ
 آپ دیکھ پیغام جانتے۔“ بھٹو نے سر جھکے میں کہا اور ڈاکٹر ایڈو کے
 چہرے پر ہلکا سا زک، نہ کہ ڈاکٹر ایڈو گھر ڈاکٹر ایڈو نے اپنے آپ کو
 نہ حال دینا۔

”بہتر ہے۔ — صحت دیکھ آپ کے لئے ڈاکٹر ایڈو کے مہرہ دیکھ

پہننے کو ایک شخص میں پیغام ہے کہ میں ادا قوالی میں سر مہرہ دیکھ کر دانی کے سلطان
 اعلیٰ تہ ہے کہ وہ ڈاکٹر ایڈو کے نفس میں پڑ چکے ہیں سب سے ڈاکٹر دانی
 ہے۔ — چھتے کے کہ تھا کہ یہ پیغام میں سر سلطان کو دے دیا جائے۔
 ڈاکٹر دانی کے نو پھر سیکھ کر ہی وزارت ہوا۔ مہرہ سلطان کو پہنچا دیا جو اسے
 کین پر ہاں بھی لگا۔ ان کا حالت خراب ہے۔ — اس کے لئے مہرہ
 سر پتلا کو پیغام سر سلطان کے پیغام دیا۔ — مہرہ پتلا نے بھی اس کو
 سے آپ سے گفتگو کر گئی۔ — پتلا نے جواب دیا کہ آپ کو پیغام کرے
 دیا۔ — یہ سب سے کہ تھا کہ دانی دانی صحت میں کے کوئی نظر ہو
 مہرہ میں پر مشعل ظہور ہے جو وہ پتلا اور سر سلطان کو اتاری نظر لگا بھی جاتی
 ہے۔ — یہ ظہور کہیں نہ لگے اور مہرہ دانی دانی میں چہرہ کا تہ دانی ہے اور کفر
 ناول ہے کا مہرہ دانی کرتی ہے۔“

ڈاکٹر ایڈو نے گفتگو کیا کہ اسے ہونے لگا
 ”ناراضی ہے اسے آپ کا مطلب ہے کہ۔ — ایک شخص نے کہا
 ”سسر۔ — اس کا مطلب ہے کہ وہ بہتر کہ سسر کو نہ دے، نہ کوئی مہرہ
 مہرہ سلطان کہنے سے بھی نہیں جانتے۔ کوئی نہ آخری دن تک پہلے ہاتھ
 مہرہ ڈاکٹر دانی نے جواب دیا۔

”تھیک لگا دے کہ۔ — مہرہ دانی سے چیت کا بھی شکر ادا
 تری۔ — مہرہ دانی دانی کے ظہور کو سسر لہو کو گھر لہو لہا ہے
 مہرہ کوئی نہ بیماری کا سسر ہے۔ — کچھ جندو نے ہر قصہ دانی ہے
 مہرہ۔ — کچھ جندو نے ہر قصہ دانی ہے۔ — کچھ جندو نے ہر قصہ دانی ہے
 سے کہاں سے لگی۔“ مہرہ دانی

نکاح اور بچہ دہاں ہاں گریٹ لائبریری ہاں تھا۔

اور پھر اس سے غصہ ہوا تھا کہ اس نے شرع کرنا ہے۔ اور میں سے کئی کئی سالوں کے بعد ہوئی۔

ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔ ایک سال کے بعد تو یہ ہے۔ اور۔۔۔

اس میں۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔

اس میں۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔

اس میں۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔

اس میں۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔

اس میں۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔

اس میں۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔

اس میں۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔

اس میں۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔ ایک سال پہلے۔ اور۔۔۔

تو یہ ہے۔

میں نے یہ چاہت تھی کہ میں یہاں رہوں۔ آپ سے ایک اہم مسئلہ ہے۔

میں بات کرنا ہے۔ آپ سے یہ بات ہے کہ آپ نے آخر میں فرمایا ہے۔

میں نے اس سے پہلے کہ میں یہاں رہوں۔ آپ سے ایک اہم مسئلہ ہے۔

میں نے اس سے پہلے کہ میں یہاں رہوں۔ آپ سے ایک اہم مسئلہ ہے۔

میں نے اس سے پہلے کہ میں یہاں رہوں۔ آپ سے ایک اہم مسئلہ ہے۔

میں نے اس سے پہلے کہ میں یہاں رہوں۔ آپ سے ایک اہم مسئلہ ہے۔

میں نے اس سے پہلے کہ میں یہاں رہوں۔ آپ سے ایک اہم مسئلہ ہے۔

میں نے اس سے پہلے کہ میں یہاں رہوں۔ آپ سے ایک اہم مسئلہ ہے۔

میں نے اس سے پہلے کہ میں یہاں رہوں۔ آپ سے ایک اہم مسئلہ ہے۔

میں نے اس سے پہلے کہ میں یہاں رہوں۔ آپ سے ایک اہم مسئلہ ہے۔

” سے لڑی ہو رہی ہو گئی۔ اس کے نوٹس میں نہ لگا رہا ہے۔ اسی فلم سے
بھیر بنیادی عورتوں کو مل گئی ہیں۔ —

اس لیے اگر تو کسی شہر پر سیکورٹی میں کام کر رہے ہو تو اس منصفیہ کو بڑا
ہاسنا ہے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

اور اس کے بعد اس کا تھوڑا سا ٹیڑھ چڑھ کر اسے ٹیڈی بون کو بڑی سے
اپنا کر لے کر لے گیا اور اس کا ریسرچر ان کے گھر ڈان کے لئے لڑتے کر رہے۔

” ہاں۔ — وزارت خارجہ جتنا راز رکھتا ہے۔ دوسری طرف سے
ایسا۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” اس لئے اسے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

” ہاں۔ — اس کے لئے اس کے لئے۔ ” ڈاکٹر خورشید نے کہا۔

رہیں رو کر گھر رو گھر ٹھہری دیکھ کر ہنسنے لگیں۔ مگر سربراہ شہر سر سلطان
 سے اپنے کو کہیں

پھر انہوں نے دوبارہ نہ نہیں دیکھا، اور اپنی ٹاٹوں پر گھر سے سر سلطان
 کے ہر درجہ کی قربانیاں لے کر بیٹھ گئے۔

”کیوں۔۔۔“ سیکرٹری نے زور سے تکرار کیا۔ ”اے۔۔۔ دوسری طرف سے
 بلانے کی کوشش کرنا سنا ہے۔“

”جی ہاں، قریبی نوکرانوں۔۔۔ سر سلطان سے بات کرنا ہے۔
 ڈاکٹر فریڈ نے ٹکڑے میٹروں کا چاہتے ہوئے کہا۔

”یہ سہ۔۔۔“ دوسری طرف سے جواب دیا۔
 اور پھر یہی وہ سر سلطان کی آواز تھی جو یہ سنا رہی تھی۔

”ڈاکٹر فریڈ۔۔۔“ اس کی سربراہ نے کچھ قہقہے پائی تھے۔ یہ سہ
 واقعی چلنے میں سہجے۔۔۔ جی نہیں سہ سہ کے پیچ سے بات

کر رہی تھی۔۔۔ ان کا تعلق آپ سے کیا ہے؟ آپ نے کہا کہ جس
 سیکرٹری کے سربراہ کے ساتھ آپ نے کہا کہ اس کے ساتھ آپ کو فریڈ کی

کر گیا ہے۔۔۔ آپ وہ کام جاری رکھیں اور سہ سہ کے ساتھ آپ کو فریڈ کی
 چٹا کر لیں۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

”کیوں۔۔۔“ سر سلطان نے کہا۔۔۔ ڈاکٹر فریڈ نے سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے
 ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے ساتھ سہ سہ کے

مسجد نبیؐ کی انٹھلیوں پر تختیں اور اس کے چہرہ پر تیز سرخی، قیامت کے دن
 جب وہ جگہ پر اترے گا، وہ دنیا کی کھڑکی پر اترے گا۔

مسجدان کرمان کرم در لال میوه افغان جو سکه آیین تپه سراب و دژ قلعه اور
نمونه از دست و پا کاران رومی براساس پیکر گوشت نام شکر و مریخ را بر خطی بند

میں نے دیکھا، اسے مرنے کے لئے تیار کر دیا تھا۔

آنکے لڑکپن کا کوئی نمونہ نہیں ملتا کہ آخر میں یہ لڑکا بن گیا تھا۔ اس سبب سے یہ لڑکا

آواز کا تجزیہ کرنا وہ لیلیا کی زندگی کا مسلمان شہر میں پہلا تجربہ تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر آواز کے غریب بچے کے سماجی حقائق کو جو کچھ میں آواز کا پتہ لگتا تھا

مناسب گئے دل نہ سمجھ کر اور کرب رہے تھے کہ اگر پھر بھی خزانہ برحق
نہ پاؤں گا تو کونسی بات سے یہ نالامہ ہوا تو چھوڑ دے۔

کہ قرآن مجید اور فقیر، زبان مرطوب تھا۔ — برکت، برکت کا
 فقیر، یہ ہمیشہ کے لئے بند رہا ہے اور

مردمان اندلس زبان کی والدہ اور زبان کو تمدن کی مبینہ حالت کے متعلق کچھ نہیں بتاوا گیا تھا۔ درہم مرصحت ان بات متفقہ نقطے کو سرسبز جواب آ

یاد رہے کہ ان کی موت کا سبب انچورن تھیل جیسا ہے ٹکر ٹکران کی جڑیں جانی۔
 ان کے رشتہ پہلے ہی ٹھیک رہا تھا۔

زمین پر! اڑسی پر: سرِ دقت سرِ سلطان، حسنہ اور چیلن ممکن
کے ساتھ اڑا دیتے۔ اس سب کے توڑے بے درجہ ہوتے۔

نہایت اذاس کے وسیع دائرہ میں کچھ عین درمیان میں آئے۔
پھر ان کا دل لہائی ہوئی تھی، جس میں سے گھر کے لئے یہ نوٹس تھے۔

[illegible]

نکرو اور ان کے زہر موجود ہے۔ کے خستہ دکن راڈ کے ساتھ مسنجر جی کے
ساتھ ساتھ حدود لگایا تھا۔

نفسان کا تو ہر جسم اہل گم و غم نہ میں (غزل) اور "مقامِ عراق کے سفر کے قریب یہ لہن پر نکلنے کا سہرا سا غنیمت رکھنا ہوا تھا۔" لکھنے پر ان کے

تیسرا ڈاکٹر کیونکر اس پر پہنچا ہوا تھا اور وہ کتنے میں پہنچا ہے اسے ایک
 لڑکے سے دیکھنے پر اسے شوق ہونے لگا کہ وہ اسے تھکان نکال کر واپس لے

”نہی والی۔ میں تو اس سے اس کے کسی کرم سے عاقبت نہیں
 ہوں، حالانکہ میری خوشنصیبی کتنی سی دینی ہے کہ میری زندگی میں اس کے شکر
 پانچ سو ملے، بخیر و برکت۔ ایک دیر اسے حیرت بھرے لیے میں کہا۔
 ”اس سے اس کا کرم نہیں ہے جس کا تہ کا کرم ہے۔ جو میرے
 ایک ایک کسے سے سب سے زیادہ تھا اس سے بھی کیا تھا۔“ لیکن اس نے کہا
 میں یہ طوطی نہیں تھا۔ میں نے اس سے کچھ نہیں سنا، مگر یہ حال ہے کہ طوطی
 قندہ صوفی کی ”دوسری منزل پر رت ایک ایک کرم فرم زبان شریفہ کا مہینہ آ رہا ہے۔
 ہے۔“ ”تو تو تو بظاہر کرم سے اسے کفار دیکھ کر کہتے ہیں۔ مگر حقیقی بال کا صفت
 اعلیٰ جنوں میں شامل نہ کر سکتا حاصل نہ ہو چکا ہے، کرم سے کچھ نہیں
 کر رہا ہے۔ تب یہاں یہ کہ اس کے حقیقی بال سے سریت تھا پھر تو اس سے
 یہ مسہبات لائی تھی تو کیا یہ نہ پائی تھی اس کو کچھ سے نہ بھری ہر لائی تھی کا
 یہاں تو پتہ معلوم کر سکتے ہیں؟“ عسکری نے کہا۔
 ”خیر ہے۔ میں ابھی اس کے ساتھ پر شمع ہذا میں نے دیکھا
 ہے۔“

”اس مرتبہ اس نے یہ سیکرٹ سوسنس کے تھوڑا کراؤ کر دیا، ابھی
 دیرینہ شکر کی خیر نظر آتی ہے نہ اور۔“ اس نے کہا کہ وہ مسکراتے ہوئے
 بچہ جو تو پھر اس کا وارنٹ لینا دیرینہ شکر بڑھا۔
 ”مسکراتے ہیں۔“

”میں صاف بخلائی سے کیا ہوا۔“ — کرم کو یہ شکر مقرر ہے، اصل
 ہوا لگے تہ ہی وہ اچھ۔ اپنی۔ ہی کہ لائی، ان کے ہند لگے۔ ایک دیر
 سے کہا۔

”اس کی تم فکر نہ کرو۔“ — میں نے سیکرٹ کے شکر کے ہند بچہ
 اور کہا۔ ”نہی انگریز کوئی کرم ہے تو وہ اسے سینہ مان لے گا۔“
 ”میں نے کہا، نہ ہو۔“ — ”نہی تو تو شکر سے لیتے ہیں، کچھ نہ ہو۔“
 ”میں نے بڑی سے دیکھا، نے شکر کر دیتے۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“
 ”میں نے اس کی آواز سن لی تھی۔“

”نہی نہ۔“ — ایک دیر اسے حیرت بھرے لیے میں کہا۔
 ”میں اس سے۔“ — ”دوسری طرف سے جو کچھ میں نے کہا، وہ کچھ
 ”جو کچھ۔“ — ”میں نے اس کی بولی سمجھ کر کہ وہ لائی تھی، شکر کے
 ”میں نے اس کی بولی سمجھ کر کہ وہ لائی تھی، شکر کے۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“
 ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“

”وہ طوطی دیرینہ شکر میں ہے سر۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“
 ”وہ طوطی دیرینہ شکر میں ہے پتہ نہیں۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“
 ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“
 ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“

”نہی دیکھا، نہ ہو۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“
 ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“
 ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“
 ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“ — ”نہی دیکھا، نہ ہو۔“

سے گرفتار ہوئے ہیں۔ کہا۔ "یہ ایک ہتھکے سے اٹھ کر جا رہا ہے۔ اس کا چہرہ
ٹھیکے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا۔"

"بگڑے غلط بہت مسز ڈینی ہال کو میں مذمت پڑا رہا ہوں میں تو بڑا
اس لئے آیا تھا کہ آپ کو صاف کر دوں کہ آپ بہت شرمندہ سے باز ہو رہے
تھیں ہمارے ملک کے سزاوارتہ نہیں۔" آپ کی حرکت کو سبھ نے
جیکب نے دیکھ کر غصے سے کہہ دیا۔

"میں جانتا تھا کہ وہ بڑا ہی ہے۔" مسز سبھ نے کہا۔ "میں نے یہاں سے
ایسی سنی ہے کہ وہ میرے دشمن ہیں۔ وہ تو ہنس رہا ہے۔" ڈینی ہال نے کہا
کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ رہا ہے۔ وہ اس کے ساتھ رہا ہے۔ وہ اس کے ساتھ رہا ہے۔

"کیا آپ کو کچھ نہیں ہے کہ اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔

وہ بار بار سنا رہا تھا۔

"اس کی۔" ڈینی ہال نے کہا۔ "آپ کو کچھ نہیں ہے کہ اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

وہ اپنے فخر کا نشانہ سے سیدھے دیکھ کر سبھ کی تڑپ مٹ گئی۔ سبھ نے
جیکب کی بات کو دیکھ کر سبھ کی تڑپ مٹ گئی۔ سبھ نے

جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔ "میں نے اس کے ساتھ رہا ہے۔"

ماہر اور اداکار کی شان و شوکت کو دیکھ کر میں جھانک رہا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔

اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک

اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک

تعلیمی سرگرمیوں کے لیے جو کام کرنا پڑے۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک

اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک

اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک

اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک

اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک

اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک

اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک
خفیہ کاغذات پر مشتمل تھا۔ اس کے خیال کے مطابق وہ تو ایک

سے ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔ اس لیے ہمیں ان کے خلاف لڑنا پڑے گا۔

اس کا تذکرہ کرنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ "ڈاکٹر" نام پر مانتے ہوئے
 پیش نظر ہونے کے لئے مقرر ہوئے تھے۔ یہ تمہاری باتیں واقعی تھیں، اور ان کے
 مراسم کے نام سے مرنا ہوا ان کی زندگی سے وسیع کیا تھا۔

انہی پر انیس سو پچیس کے دور میں یونین کی سرپرستی، شہر کے اچھے گھرانوں کی طرف سے کیا جاتا تھا۔ یہ دونوں چیزیں اس وقت کے دور میں اور اور جتنے دوسرے لوگوں کے لیے ان کی سرپرستی کی جا رہی تھی۔

خیر صبر کی تیر سی سے زنی سے جو صبر اس نے، جسے کہ کوئی شے کوئی
ہوئے نہ ہو کی جو وہاں میں پڑا کہ اور اور جو ہے مے اس نے اسے کوئی
سے کہ کہ کہ ہے وہاں کے صبر پر سے مہار، وہ شے ہیں ہر شے سے

راہوں نے چلے کو تھوڑے پھٹلے پاپا گزرتو رہن اپنے سے بڑا ہوا
کو تھوڑے جھلکے اندر تھوڑی سی راہ کو گھمایا اور پھر کی ٹوٹتے رہا۔

دھرم کے خلاف ہے کہ یہاں تاج نہیں۔ مگر تو یہ کہ تو جیسے وہاں نہ لادو۔
 سادہ چڑھا دیا۔ جس نے مسلمان نہ ہو گھبراہٹ کر۔ وہاں سے پناہ فرار کر دیا۔
 دھرم کے خلاف ہے کہ یہاں تاج نہیں۔ وہاں تو یہ کہ تو جیسے وہاں نہ لادو۔
 مگر یہاں ہی کے کہ لکھے اس لئے۔

[illegible]

انہاں پہنچ گیا۔ مگر نہ پہنچنے ہی کی کمی تھی اس پر چھ لاکھ شہادی اور نذر اٹھان کر پشٹ کے نذر پہنچا دیا۔ مگر یہ کہتے ہی دوسرے تیزی سے کھانہ پانی اور دوسرے اشیاء کے انہاں پہنچنے والے سارے چوبیس ہزار دو چار لاکھ۔ اسی لئے تو میرے لئے اسے بھی پہنچا دیا۔ اس کی شکل عجیبی طور پر ایک آفتاب کی طرح تھی۔

جہاں دوسرے کے دشمن بن کر اٹھ رہا تھا

اس نے تیز پر گولا لپکا تو فاضل تیز سے کہتا ہے کہ اسے ہی ٹھیک سے دیکھو
 میں نے پہلے سے کہے، اس کو سب سے لافرواؤ، اس سے کہو کہ اس کو لپکے جس سے وہ بچے
 اس کا۔ مگر یہ کہہ کر اس کے ہاتھ پر پکڑی گئی اور وہ بچ لافرواؤ اس کے ساتھ اٹھتا ہے۔
 فاضل کا۔

مگر چہرہ اس سے پہلے کہ تو خبر ہو، وہ نہ لڑا کرتا۔ فرشتوں پر غلبہ جسے اسی نے پہل کرنا تھا۔ اسی نے وہ لڑا، اور خود ہی سب سے پہلے ہاتھ اٹھا کر چڑا گیا۔

اور اس کے ساتھ سے نہ خواہ لیکن سدا و جود اور کرم خیزی سے
بڑے احباب ہر آنے کا سامنے کر پڑتے مرنے والے۔ ان دنوں کے چارپے
پر بھی چلنا تھا۔ تیرہ سال صریح پہلے کرتے تھے۔ اسی زمانے کی یاد میں

کہا کہ یہاں تک بے دین نہیں

میں نے ان کو دیکھا تھا۔ ان کی باتیں سن کر میں نے ان کو دیکھا تھا۔ ان کی باتیں سن کر میں نے ان کو دیکھا تھا۔

”اگر سرور ہی کی۔۔۔ لیکن کوئی بات نہیں کہی؟“ خدا نے جواب دیا۔

”لیکن تو ان دلوں کو غلام بنائے پر بھیجا۔“

”خوبیہا چاہے۔۔۔ ستر سترے غمگرا جناب اپنے غم کے لیے کیا۔“

”وہ غمگراں کے نام پر جڑا ہے؟“ عزرا نے چند لمحوں کو خاموشی کے لیے دیکھا۔

”میرے نام۔۔۔“ خدا نے جواب دیا۔ ”میرے غمگراں کے لیے خدا۔“

”فیک ہے۔۔۔ ابھی دیکھ رہا ہوں۔۔۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”لیکن خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے چند لمحوں کے تفرق کے بعد کہا۔

”فیک ہے جناب۔۔۔“ خدا نے جواب دیا۔ ”میرے غمگراں کے لیے خدا۔“

”خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”لیکن خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”لیکن خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”لیکن خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”لیکن خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”لیکن خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”لیکن خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”لیکن خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”لیکن خیر پر نہ دانت حاصل کی مری۔“ عزرا نے کہا۔ ”ہر گھنٹہ کے لیے یہی دیکھ رہا ہوں۔“

”میں۔۔۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے۔“ عزرا نے کہا۔ ”میں نے دیکھا ہے۔“

۱۳۳۳-۳۴

عمران علیہ السلام نے فرمایا ہے: انا غلبہ ہو کر گیا، اور ملکیت نہ رہنے لگی۔

1.2

عراق نے فلسطین کا زیرِ سرِ اعلیٰ اور متوسلہ کے زیرِ نگاہ نے شرمیہ اور یافا پر کیا تو اس نے اپنے غلامان کو بھجوا دیا۔ یہاں پہنچے۔ ان کے کیا حال تھا۔

مُحَلِّقٌ

۲۰ ایکسپریس، ۲۱۔ فوریہ کے لیے

یہ ہے، _____ کلونی کے لیے موزوں ہے۔

”مجھے کونوں کو قہر ہے۔“ - لڑائی مٹے گا

نہیں سرتے۔ — چند گھنٹوں بعد، 'پاکستان آن لائن' کی۔

جوں۔۔۔۔۔ تم جتنی دیر لے کر گدیوں کا بولی کی کھنٹی اتر رہا ہے۔

میرزاخان کو دہانہ کی طرف سے پہون ۷۰۰ فوٹی میڑ، ایک اپ سیر ہرگا، اور تھانہ

کرسچن۔ اس کو تم میں بھاری ہے۔ — سہ ماہی انتہائی پورنس ہے۔

۱۲۔ ختم نبوت کی دلیل جو قرآن و حدیث میں ہے اس سے ان کے منہ سے کلمہ نکلے گا

وہاں پہنچا تو وہاں پہنچا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں اس کے ساتھ ہوں۔

مستحقان سے کیا گیا۔

نور و قهر و ...

۱۰۔ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے کون سا کلمہ کبھی نہ فرمایا ہے۔

۱۰۰

Red Bull Energy Drink

انجھون نے اپنے تین ساتھیوں کو بہت دیر تک کچھلے ہوئے ڈانڈوں میں

تجسس کی جڑ بنانے پر انہوں نے اجماعاً رازتِ انعام چھینے کو مانے لگے۔

۱۲۔ اس سبب خاص کی غلطی، جیسے میں نے مختلف جگہوں پر بیان کیا، سب سے پہلے

نہایت پر غور سے دیکھو اور جانیں کہ ان کیسے کہتے ہیں کہ ان کے

۱۲۔ شکر گوئی اور حمد و ثناء کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پڑھنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔

— ۱۰۰ —

اور شہر میں ایک عظیم الشان مسجد بنائی گئی اور اس کی تعمیر میں ایک لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

[illegible]

یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل میں ہلچل مچ گئی۔ انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ایک دوسرے کی طرف اشارہ کیا۔ ان کے دل میں ایک عجیب سی بات تھی۔ انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ایک دوسرے کی طرف اشارہ کیا۔ ان کے دل میں ایک عجیب سی بات تھی۔

[illegible][illegible][illegible]

اور پھر مدائنِ اِن کو بیدار اجازت ہے کہ کسی نیا۔ جوئے سے مدد طلب کرے۔

اب و ان، ایک اور ہی شکل ہو رہی تھی۔ واقعہ فرانسس کا خیال درست نکلا۔

”بعض حقیقتاً انٹیلیجنس یا سیکرٹ سروسز کی آدمی ہے؟“ انھوں نے اٹھ کر فرانسس سے پوچھا۔

”ہاں۔“ پھر ”سب کے پاس خبر ہے؟“ ”ہاں“ کے لئے وہ نے منہ میں کچھ دیر سوچا تو جواب دیا ”جی ہاں“۔ انھوں نے منہ میں کچھ دیر سوچا تو جواب دیا ”جی ہاں“۔

”اور۔۔۔“ انھوں نے کہا اور پھر فرانسس نے ایک بار پھر کلاشی میں مشغول کر دی۔

”کی صورت میں ایک حد تک اس کا مشغول کر دیا۔“ چند لمحوں بعد وہ سیکرٹ لائبریری میں ایک آدمی کے آگے سر اٹھا کر اس کا مشغول کر دیا۔

”اسے جس طرح سے کر رہا ہے۔“ فرانسس نے کہا۔

”موت کا ہے۔“ فرانسس نے کہا۔

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

”اور فرانسس نے فرانسس سے کہہ کر دیا اور اس نے کہا۔“

میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔
 "میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

"میں نے اپنے پیسے کو کسی کو بھی نہیں دیا۔ یہ سب میری طرف سے ہوا۔"

دروازہ اسے بھی باز کیا تھا کہ دروازہ کھول کر اندر آست بیٹھ
اس کی تعریف کیا کہ بگے بگے شکایت پر میں نے کچھ تعین لیکن اس وقت
اس نے اپنے فوج نہ لیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ لوگ گزرنے والے تھے
پہنچا پہنچے ہیں۔ مگر جب سفوف سے باہر کی تھیں ہمارا ہاتھ پھر وہ گھومیں
انہیں پیچھے ہوئے۔

”تم لوگ گھبراہٹ سے نہ پڑو اور اصل جیسے بیڑے کا بیڑہ اس بار خود
اپنی ساری کر لیا۔“

”شہیدیں دروازے کو کھولنے کی اہانت نہیں ہے۔ حرفے آداب دروازہ
میں آخری سانس تک بند رکھتا ہوں۔ اگر تم سب دروازے پر آؤ گے تو اس کا
سب سے پہلا اثر یہ ہوگا کہ تم سب کو قتل کر دیں۔“
”انھوں نے بڑے بڑے سب سے بڑے کہنا اور ناگزیر اس کی آنکھوں پر
اجھڑت والی دھندلی سے میری آنکھوں پر گراؤ اور اچھی بات پر غصہ کرنے
کا شہسہ کر رہا ہے۔“

”یاد پھر۔۔۔“ پتھر پڑ گیا۔
”سداً غلطی کر رہے ہو۔“ انھوں نے پوچھا۔
”جی جی، میں اس کا پورا تجربہ کر چکا ہوں۔“

”خیر نہ کیا۔“ گروہاں نے فرمایا۔
”اگر وہ۔۔۔“ گروہاں نے فرمایا۔
”اگر وہ۔۔۔“ گروہاں نے فرمایا۔
”اگر وہ۔۔۔“ گروہاں نے فرمایا۔
”اگر وہ۔۔۔“ گروہاں نے فرمایا۔

”قربا سب سے سستے ساتھیوں کی باتیں۔۔۔“ انھوں نے چند لمحوں کی
خاموشی کے بعد کہا۔

”یہاں ایک ہی زبان بولی جاتی ہے۔۔۔“ انھوں نے جواب دیا۔
”خدا کی قسم! اسے توئی ہے۔۔۔“ انھوں نے جواب دیا۔
”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“

”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“
”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“
”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“

”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“
”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“
”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“

”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“
”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“
”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“

”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“
”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“
”یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے کوئی فرق ہے۔“

تو پہل سے سادہ لہجہ کر لیا تو: جس کی آنکھیں صحت سے چھلکی ہوئی تھیں
ان لوگوں نے اس انتہائی ہلچے کر کے نگاہیں ڈالیں اور غور سے
دیکھیں کہ ان پر جو حد تھی۔

اور نا میکر کچھ گلیاں کو سر جھکنے کے پاس ہی ایسے میں ہر دو دو بیروں کے
دو نور کی طرح، اس کی اطلاع دینا چاہتا تھا۔ اس نے وہ چڑی سے نون
کی طرف چکا۔ اور دیکھ کر وہ اس کے چہرے پر کچھ لے نکلا۔
اس کا انگلیں سبھی نے سنی تھیں کہ اس نے چل رہی تھیں۔

بالآخر نے عزان کی موت کی خبر لی مرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی
لیکن اسے کہیں سے جی پڑا اس کے مشفق کوئی خبر نہ مل سکی۔

اس نے عرب کے قیدی کی جگہ ان کی عزان کو قید سے بہا
باجا کا تھا۔ قید میں کسب کا اور بھی موجود تھا۔ اور ہر وقت اس کے
رجسٹر کے بار پڑتے تھے۔ اس نے بھی پوچھا کہ چاکر کا تھا لیکن اس نے یہاں
کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہی پر مسوسوں کو یہ تھا کہ عربان کو مشورہ
تھا۔ اور وہ مشق کی حالت میں نصیحت سے بے جا نہ لیتا تھا۔ اس کے بعد
اس کے مشفق کوئی خبر نہیں مل سکی۔

اس نے تمام بہت ان چھاننا اسے نہیں دیا۔ مسوس ہوا تھا۔ جیسے
مسوسانہ کا ہر دیا کب جی جاسا ہو گیا ہو۔ کسی طرف سے کوئی خبر نہیں مل
دی تھی۔

اس نے تو یہ نہیں تھا تو وہ ان کی موت دیکھ کر نہیں بچ سکا لیکن پھر

کشتی میں زمین اور دریا کو دیکھ کر وہ سوچا کہ یہ کشتی کون سا ملک ہے؟
 آپ نے دیکھا ہے؟

”نہیں، تو یہاں پر دست ہے لیکن تم خود سوچو، یہ کون سا ملک ہے؟“
 تو اس نے کہا کہ یہ ملک ہے، لیکن میں نے دیکھا ہے کہ یہ ملک ہے، لیکن میں نے دیکھا ہے کہ یہ ملک ہے۔

”خوب ہے، یہ ملک ہے۔“
 ”یہ ملک ہے، یہ ملک ہے۔“
 ”یہ ملک ہے، یہ ملک ہے۔“
 ”یہ ملک ہے، یہ ملک ہے۔“

پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ
 پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ

پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ
 پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ

پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ
 پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ

”یہ ملک ہے، یہ ملک ہے۔“
 ”یہ ملک ہے، یہ ملک ہے۔“
 ”یہ ملک ہے، یہ ملک ہے۔“
 ”یہ ملک ہے، یہ ملک ہے۔“

پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ
 پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ

پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ
 پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ

پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ
 پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ

پہلے دن کا موسم تھا، اس کے بعد زمین میں وہ مچھلیاں
 تھیں، یہ مچھلیاں کے ساتھ ساتھ مچھلیوں نے انہیں دیکھا تھا۔ وہ

یہ نئی آواز ہے اس کے آئینے میں بھی نہیں۔ لیکن وہ مسکرتہ نوری طور پر آواز کو سمجھ کر سن رہی ہے۔

”ہرما — طبع انہیں پھینکے۔“ — چند غموں جہاں چھوڑ دیا
 یہاں مٹا دی گئی۔
 ”اگر خدو کی پھینکے۔“ — : تم کوئی غم ہی لیے کر دینا ہے
 جو اسے بھار۔

انہی پر کٹر خودی کے اسٹاکا لیم ہو گئے۔ اسی نے برباد سے قلم نوا
 لیا۔ ایک شیعہ کاغذ پر پیریز سے دستخطوں کی شش کر کے شائع کر دیا
 چندی عرصہ میں وہ ڈاکٹر جیو کی دستخطوں کے ہر جہر دستخط کرنے
 کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ دستخطوں کی لاکھوں دستخطوں کی فہرستیں اس کے پاس
 دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اس نے ان کے نام کا موازنہ کیا۔

ان کے خردی پہنچنے کے بعد، ان کے لیے ایک اور چیز کی ضرورت تھی۔ ان کے لیے ایک اور چیز کی ضرورت تھی۔ ان کے لیے ایک اور چیز کی ضرورت تھی۔

"اس کا سر۔۔۔ اور اس کی جان سے قربان ہو جائے گا۔"
 "یہ بڑی کرمی بات ہے، لیکن وہ۔۔۔ انہ دو ایسے ہیں جو کہ ہر قسم کے حاکم و
 مصلحت پرستوں سے زیادہ دینی مسئلے تک کاربند رہیں گے اور اپنا جان لینے
 انھوں نے تیار کیا۔"

”بہتر سر“ اور میری عرف سے ہے۔
 خدا تعالیٰ نے مسکرتے ہوئے رعب کو کہا، اے نبی، وہاں تیرا خدا ہے۔

یاد رہے کہ ان کے خرمید نکلا، نہ ان کے ہمیں جو پیش میں آگیا یہ حکم اور اس کے

ایسی کسر۔۔۔ فرمائیے کہ وہ میری حرمت سے متواضع ہو جائے میں کہہ گیا۔
 مہر سیمہ الزدن۔۔۔ نذر ہوا ایم بیکو دی کی کتابوں سے کہ خود
 میری کتابوں سے پہلے کہ انھوں نے کتابت کی تھی میری کتاب
 ایم بیکو دی۔۔۔ نگرہ۔۔۔ امری طریقت سے سلیم الزدن کا
 کھنڈن میں نے آؤ اورستانی کا

[illegible]

۱۔ - - - میں سر ۔ - پھر چٹک جئے سر
میں لڑنا نے جو کہ نام سے ان کی نر پرانے کے ہونے پر۔
آپ خود قاتلانہ کر میری کھانا بچ جائیں۔ - جس انتظار
روہ جون کا احوال ہے کیا۔

”فقیہ ہے جناب۔۔۔ میں زسیہ نہیں دیتا اور گناہ نہ ہوں۔“
 ”کہہ دیجیے۔۔۔“ دوسری طرف سے کہہ گیا۔
 ”ابا مکمل۔“ ماتھو نے کہا، اور ایک بار دہرایا۔

اسی زمانہ میں اچھلے لڑکے جو کہ فی سطر سے لڑکے نہ ہوں تو ان کے ہاتھ

سنو حلقہ پر مشتمل تھا۔

”تو ایک چم“ — ”نصف لائے تھے قلعہ پر وہ پاتے رہے کہا اہل مسجد انزل
تیز تیز قدم اٹھا کر گریست سے اٹھ کر اہل بار کے باہر نکلتے اپنی کار کی طرف بڑھتا ہوا
نہیں۔“

”اب اس کی کھور را ڈیوڑھی لگی تھی اس نزل سے ٹائٹس اٹھائی اور جیسے تیز کی سے
وزن کی دروازے کی طرف بڑھنے لگا تھا : ”اب اپنے ڈھنگ روڈ پر نہ رہے۔“ سنو
جس کو تیز کی سے کار کے کچھلے دروازے سے اٹھ کر نزل کی صحنہ کو دیکھ کر حیران
آ کر پڑے دروازہ بند کیا اور پھر اسی ڈھنگ سے پیدل گریسٹ کے پاس گئے اور
ہو کر گئے گریسٹ سے باہر نکلتے اور جیسے گریسٹ کی طرف چلتے چلا گیا۔“

اختلالی کا دل اپنی صورت سے اچھا دل تھا۔ پستل سے ہفت تیریم
قرنہ مارا مچ کر گیا۔ وہ بہت بڑی پیدل غولریں سے فاس کو درگاہ اور
نقل و حرکت پر کھڑے ہو کر گئی اور پھر گریسٹ کی طرف بڑھنے لگا
بند گاڑی پر جا سنے کی بجائے سنو کی گاڑی کی۔ ”دو گاڑیوں کی گریسٹ کو اس کے
بازو کی طرف سے لگائی۔“

”کیا جانتا ہے یہ چم“ — ”ذرا تیرے بغیر میرے سر پہ ہوا اعلان
ہو گیا۔“

”چلے چلے۔“ — ”میں نہ جانتا تھا۔“ ”تو تو نے چاہتے ہوئے کہا
میں ”ہم“ کہہ کر سڑک میں جی شہر والی سڑک سے جا ملے اور کہیں گے
دو ڈیوڑھیوں سے کہتے ہوئے گاڑیوں میں گئے۔ اب“ سے لیتے تو
کو ب دیا کی کوئی نافرمانی اس سے نہیں ہو سکتی۔“

”میں اس سے کیا کار نہ پاؤں سے زیادہ دیکھتا ہوں۔“ سنو کے چہرے میں۔ ”الٹن
سڑک اور تھک رہی گاڑیوں کا وہ ماحول تو موشے کی بھٹی تھک رہی گاڑیوں کے پیچھے چل کر
پارک ہو گیا تھا۔“

کوٹلی تیرا وہ چہرہ تیرے ہاتھ کے اٹھا رہی تھی۔ ”اب“ نے قرآن سے کار
چل کر گئے تیرے ہی ایک کھینے کے ساتھ وہ گاڑی اور پھر وہ لڑکے تیرے تیرے قدم
اٹھاؤ اور گلیوں کے کنارے چلے گئے۔ ”اب“ نے چہرہ ہنسنے لگا۔

چند گھنٹہ بعد اسے دوسرے کوٹلی تیرا ہاتھ لگا لگائی۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹلی
تھی جس میں لاچر ایک ہندو تھا۔ وہ بیٹے سی، من کوٹلی کے ساتھ پہلے۔ ”جائے گا
تو یہ ایک طرف سے علی کریم کی طرف چلے گئے۔ یہ لڑکی پہلے ایک ہندو
ہندو اور مسلمان کو لڑکے پہنچے تھے۔ ”اب“ نے کہہ دیا۔ ”اب“ نے پہلے پہلے
مسلمان کے قریب، انکو دیکھ کر اس کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔ ”اب“
قرآن مان کے گئے۔ ”اب“ نے پہلے پہلے۔

چراغیلا۔
 دوسرے لمحے میں نے ایک ماٹھی کو دریا کے کنارے اچھپ کر مٹا دیا۔
 کہتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔

ٹائیکلر جیسا تھا، اس کے پاس بیٹھ کر
 "ہاں۔۔۔" کہنے میں ہلکا سا ہنسنے لگا۔
 وہ کہا کرتا تھا۔ "اس نے پلیٹ کو غلط بنا رکھا تھا۔" وہ میسٹر کیسے لگتا تھا۔
 "ہاں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"
 "ہاں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"
 "ہاں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"

تو اس نے دیکھا تھا۔ اور وہ دیکھ کر ہنس پڑا۔
 "ہاں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"
 "ہاں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"

اس نے ان کی آنکھیں ترانس نے پرکھتے ہوئے دیکھا تھا۔
 "ہاں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"
 "ہاں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"

وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"
 "ہاں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"

وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"
 "ہاں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کہتا تھا۔ "اس نے اسے اس طرح بنایا تھا۔"

کے فریب کھڑے ہوئے تھے۔

”اے جانی — بات تو یہ پڑا، حلیے، گرمز و کھٹا مروتیت
 کچھ گھوڑا، پتھر تو سبھی — میں تمہاری طرح خاموش کھڑے ہو، یہاں
 پہنچے میں مگر کچھ ہنسنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ میں نے کھوت کا
 ہر دھڑک کھنکھاتا کھنکھاتا

”منا کوٹھیں دیو — چیت اس میں ابھرنے لگا، اس نے وہی
 ایسا دیکھ کر تھپائی نہ رہا، اسے پہلے ہی ہذا سرشکو کا اظہار ہے، ”آپ اس
 بڑے کھوت کی طرح ہیں۔“

”اے، اسے پہلے گزرنے کی ضرورت ہی رہتی ہے، ہاں — میرا بھی
 پکڑے، ہے، ہاں، کوئی اور بات کرو — ابھی میرا دماغ ہلکا ہو گیا
 نہیں، ہاں، بس میں بھی کچھ غلطی کی ہو سکتی ہے۔“

”غزائی نے سر ہٹاتے ہوئے کہا اب انا
 ”گزرے سر سے پہلے گزرنے کی بات کا جواب دیتے، انا کا کھوت
 دور اور غصہ اور کھٹا ہوا تھا، غصہ نہیں، غور، اعلیٰ کو۔“

”اس کے پیچھے دو اور کھٹے کھٹے ہیں، ہے، ایک کھوت نے اچھٹے ہی
 پہچان لیا، وہ ہنسنے لگا، ”وہی، غزائی، وہ تو اس کی زندگی میں موجود تھا
 ”دیکھ — اس میں غزائی کا کھوت —“

”کون سا کھوت؟“

”وہ تو وہی کھوت ہے، اب اس سے غزائی کا کھوت
 اور اب اس کھوت نے ان دونوں کھوتوں کی طرح ہنسنے لگا، انا
 اس کی زندگی میں غزائی کی طرح ہنسنے لگا، اور اب اس کھوت کی جیت کی

بھٹکیا، غزائی نہیں، غزائی سے دو تھپے کے ناسطے ہر ایک کچھ۔“

”غزائی، غزائی، ہاں —“

”مگر تم غزائی کی طرح نہ کیے، کیے، اے —“

”اور —“

”اور —“

”اور —“

”اور —“

”اور —“

کیا مطلب۔ کیا وہ عورتوں کا غلبہ نہیں ہے، چیت ہاس نے
 بڑبڑا کر بولے ہیں کیا۔ اس نے شیون کی زبان پر سے کرنا سنی۔
 "جگہ کیا معلوم۔" جب تک کہ ہوسے تم سے کچھ چھینا ہی نہیں تو تم پر کیا
 کیا جاتا ہے۔" غزن نے جواب دیا۔
 غزن اس سے پہلے کہ وہ بے یاس نہ ہو گیا۔ اپنا کھانے میں چڑا ہوا
 بیرون کا اٹھا۔

چیت ہاس نے چٹکڑ کر شیون کی طرف دیکھا جیسے اسے پرہیز ہو
 تھا کئی سرینائی اس نے فون کیا ہے۔ "وہ چور ہو چکا ہے ہمارے فون کی طرف
 چڑھتا ہوا لگا۔"

اس نے ریسوا اٹھا۔

"ایس۔۔۔ چیت ہاس غلام ہو چکا۔" چیت ہاس نے اشارہ کیا
 کہ وہ بچہ ہی تھا۔

"ہاس۔۔۔ میں، تعویذ لہری، ہمارے ہمارے غلام ہو چکا ہے۔" ہاس
 نے کہا کہ وہ کئی عورت ہاس سے بول رہی ہے۔ "وہ میری طرف سے کوئی نہیں
 "کچھ نہیں ہے۔"۔۔۔ تو تم نے وہ مالکانہ فائل حاصل کر لی۔ غور تم
 رہا کہ وہ زمین، سب سے پہلے ہی گئے۔" چیت ہاس نے ملنے کے لئے تھکتے ہوئے
 کہا۔

اسے شاید غصہ نہ ہو تھا کہ ان کی بھلائی لینا بھی ہو غلام ہو۔

"میں ہاس۔۔۔" اس نے غزن کا ہاتھ تھام لیا، "میں بھی ہمارے ہمارے
 وہ میرے لئے کچھ نہیں تھا۔۔۔ میں نے اسے ہمیشہ سے کر رہا ہے۔"
 انھوں نے کہا کہ ہاس۔

"ہاں۔۔۔ تم کو اور یہاں نہیں رہنا چاہیے۔" اس نے کہا کہ اس کا
 بیٹے کو۔۔۔ غزن اور شکر کے تعلق کے اتنی بہتر بھی ہو سکتے
 ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ ہو کر رہیں۔ تم یہاں آؤ اور ہم کو اپنے کے
 ساتھ غور نہ پائے۔ غور نہ پائے۔ غور نہ پائے۔ غور نہ پائے۔
 چیت ہاس نے چڑبڑا کر کہا۔
 "ہاں۔۔۔ ہاس۔۔۔ میں اس مسئلے کے اندازہ نہ کر رہا ہوں۔"

انھوں نے جواب دیا۔

اور چیت ہاس نے اس کے کہہ کر اسے لے لیا۔ جب وہ صبر رک کر وہ
 وہاں پہنچا تو اس نے اسے لے لیا۔ چیت ہاس نے اسے لے لیا۔

"اب زور۔۔۔" اس نے مسدود۔۔۔ "جگہ کسی اندازہ سے پر لگا
 نہیں ہے۔" غزن نے غزن کا ہاتھ لے لیا۔ "ہاں، جگہ کسی کی فائل
 "ہاں، آؤ۔۔۔ چیت ہاس نے اسے لے لیا۔"

چیت ہاس نے اسے لے لیا۔ چیت ہاس نے اسے لے لیا۔
 "میں نے اسے لے لیا۔" چیت ہاس نے اسے لے لیا۔
 "اسے لے لے۔" چیت ہاس نے اسے لے لیا۔
 "میں نے اسے لے لیا۔" چیت ہاس نے اسے لے لیا۔

تو چیت ہاس نے اسے لے لیا۔ چیت ہاس نے اسے لے لیا۔
 "میں نے اسے لے لیا۔" چیت ہاس نے اسے لے لیا۔
 "میں نے اسے لے لیا۔" چیت ہاس نے اسے لے لیا۔
 "میں نے اسے لے لیا۔" چیت ہاس نے اسے لے لیا۔

[illegible]

بیت میں ان کی سب سے زیادہ بات

”تم پہنا کے صلی لیجئے“۔ اچانک چپٹ: ”سارے چھپکے
 بڑے۔ لیجئے ہی کیا۔ اور زور سے اپنے جسم کو جھکا کر میوہ جوڑنے
 کی کوشش کی۔ لیکن میوہ نے اپنے بازو کو جھکا کر سارے دبانے کی کوشش
 کی۔ غر شاپر غصہ لائی کی مینڈائی کر دئی: ”یہی تو یہی طریقہ دوزخ یعنی عذاب
 یا چر عذاب ہے جس کا ہم پہن چکے ہیں۔ اب وقت ختم ہے اس کے دوزخ نہ
 جتنے سے اس کو کسی حیثیت، اس کے سر سے اوپر اٹھا کر اس کو اتھوڑی اور باطمینان
 کے سامنے جا کر۔“

ایستراعی نزدیک دراز چھکے سے پرنا کہ عجز ہو رہا کر، اس کے بچہ چڑ کر سہی
نکونہ فٹو سے دسی کہ اجداد سے بندھے جو کھٹے آزاد ہو گئے۔

اس کے لیے کرنے کی انتہائی اہمیت ہے۔ حق پر موجود ملک کے حق پر
موجودین بچ گئے نہ کسی شخص کی زندگی کی طرح اچھلا اور چھوڑے۔ پڑ گئے
مہرے کے باوجود انتہائی زور و کھارچ کے بعد کھلا ہو گیا۔

بالکل ایسا غصہ لانا کہ آپس میں دُعا کرتے رہیں کہ وہ کوئی خیر ہو گا۔

”فرخو۔ بہت دیر ہو رہی ہے تو تم سے کہنے کے ساتھ چڑھ کر چلا
 چلا کر گئی۔“ چچین نے اس نے اپنے گھر کے روبرو عمرانی کی گلی کے
 منہ سے لڑائی لڑتے ہوئے دیکھا۔
 ”اچھا! (دعا تو اسلوت؟) تمہارا بیٹا چلا گیا تو تمہارے
 چچا! (فرخو، میں اس کے ساتھ سے نکال رہی ہوں۔“

اس کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے، جیسے یہ سب ان میں ہی اس کی کوئی کمی نہیں ہے۔

چونکہ اس چندمے تو جبریت سے سن کڈ رہا ہے جسے کوئی عجیب بات
نہ ہوتی ہو گی ہر مکیں اس کو اس سس شکر کی نظر پر ڈھونڈ رہا ہے۔

اور اس کے لئے قرآن مجید، احادیث و فقہاء کرام نے قاضی کو سزا دی ہے کہ اگر وہ اپنے منصب پر فائز ہو جائے تو اس کی سزا موت ہے۔

اس شخص کا ایک ہاتھ پڑی قوت ہے۔ چوتھ بائیں اور گزرتا ہے ہر لمحہ۔
 دیگر دوسرے ہاتھ سے اس نے دیر اور کچھ زبردستی سے سلیج اڑا دی
 چونکہ گشتہ ہوئے تھے اس لیے کہ

دفعہ بارہ گز کے لئے قدامی میں سرمنٹ کی نو اور پچاس گز کا
عمران کا پیر چھوڑنا تھا۔

اور غریبوں کی گناہوں کو بخشتے ہوئے ان کی سزا سے بھی انصاف کرے اور ان کو جہنم جاتا

مسئلہ غزوہ کے تیز فاسے میں نہیں گئیں یہاں تک کہ ان کی خوشحالی کی خبر
اور بے لگے حوالہ نہ ملے۔ یہاں سے انھوں نے ان کی آواز کی طرف دیکھی اور ان کو

”ہنہوا چوبک باد۔۔۔۔۔ ارماس ادا کی غوث سزا کے کلے سے
 ہا جو نہ۔۔۔۔۔ غوثی کرہ؟ ہمیت ہاس نے آہینے ہوئے کیا۔
 اب عمران ادا کر کے دھول ہے میں ہو چکا تھکے کر کر مال جویا کر
 بان غوثی میں تھی۔

”ہمتیہ چوبک اور جونی؟
 عمران نے ایک غوثی میں بیٹھ پڑے ہوئے دیکھ کر سے کہا اور خود شین
 غوثی بیٹھنے کے ساتھ بیٹھ چکا۔
 غوثی دوسرے دیکھ کر سے کہی گئی۔ عمران نے بیٹھ کر کہا کہ میں غوثی
 سے ابھر اور ایک چھتے میں دوام کیا اور اس کے چنے کھانے سے بہت چین
 اس سے پڑی غوث سے جا غوثیہ۔

جو چاہے کہ کر میں پہنچاں برائی تھی۔ اس لئے جویا کے سر کے چنے
 کھڑے ہوئے اس کے کھڑے عمران کی لکڑی دوسے دوسے پڑا اور چیت
 باس پختا ہوا چنے کھڑا۔

جو لاکر میں سمیت اس کے اور اور مسدان ان دو لاک کے ادب
 گرا۔ تاکہ پڑنے والی غوثی کھنک وجہ سے جو لاک کے گرد
 پٹنے سے بہت ہاس کے دھڑکنا اور دھیلے نہ تھے۔ اس سے چین
 اس ہاس کی گویا نہ توڑا۔

”چنے کھانے ہی مسدان نے قلمبازی کھائی اور مانتی ہی اس سے
 لاک کے غوث سے جو لاک میں کرا لاک لاک دھاکا لاک۔

”اب چیت ہاس پڑا ہوا ہانت میں لاک دھڑکنا ہوا ہانت ہانت چیتہ اندھا
 آدھی چلے مرہ پڑنے والی شوق لاکھی کو پھرنے کی کوشش کر رہا ہوا تاکہ
 ستا دوی۔

”عمران ول اور جونی پ۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے علامہ اس سے

آپریشن سینڈویچ

اسماء

[illegible]